ادار یہ

(EDITORIAL)

حسینیت مرکز اتحاد

یہ عالم کون ومکاں اس ایک اکیلے کا بنایا، سجایا اور چلایا ہوا ہے۔ اس کی سب سے زیادہ نمایاں صفت 'ایکا' ہے۔ یہی ایکا نظام فطرت کی جان ہے۔ کسی کو اس فطرت میں چھیڑ چھاڑ کرنے کا حق نہیں ہے۔ لیکن اسے کیا کہیے اس کائنات کے 'دولہا' حضرت انسان کو جو تھوڑا سا اور محدود اختیار ملا ہوا ہے اس کے بل بوتے وہ شعوری اور غیر شعوری طور سے فطرت کے ساتھ کسی حد تک چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا ہے۔ اسی ضمن میں وہ مطلوب فطرت 'ایکے' کو بھی نہیں بخشتا۔ حد ہے، خود ہی اپنے نوعی اتفاق واتحاد کا دشمن جانی ہوجاتا ہے۔ یہ اتحاد دشمنی اور اتفاق شکنی بہت پرانی اور عام صفت ہے۔ پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسان میں اتحاد و اتفاق (ایکے) کا یکسر فقدان ہے۔ کہیں نہ کہیں اشرف المخلوقات کہا جانے والا آدمی اتحاد واتفاق پر اتفاق کر لیتا ہے، اتفاقاً سہی متحد ہوجاتا ہے۔ اتحاد کی بنیاد جتنی مضبوط ہوگی، اتحاد اتنا ہی مستحکم اور دیر پا ہوگا۔ ایسی ایک بڑی اچھی بنیاد حسینیت ہے۔

"یہ اتحاد کا مرکز ہے آدمی کے لئے"

ظاہر ہے کسی میں اگر کچھ بھی انسانیت ہے، وہ آسانی سے حسینؑ اور حسینیت کی طرف کھنچ آسکتا ہے۔ پھر حسینیت انسانیت سے کسی طرح علاحدہ نہیں ہے۔ اس طرح حسینیت میں بین الاقوامیت کی صحیح تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ لکھنؤ میں یہ تصویر زیادہ ہی واضح رہی ہے۔ لیکن سیاست کی کارستانی نے یہ بھی ستم ظریفی کی کہ حسینیت کی ایک علامت عزاداری کو شیعہ سنی اختلاف (اتحاد دشمنی) کی بنیاد اور نظم ونسق اور امن عامہ کا مسئلہ بنادیا۔ یہاں اس مسئلہ کا سرسری جائزہ لینا بھی مقصود نہیں۔ بس ہم اپنا تازہ شمارہ اہل سنت اہل قلم کی نگارشات سے مخصوص کر رہے ہیں۔ یہ خود اپنی طرح بہت کچھ کہہ دے گا۔ اس شمارہ میں بہت مختصر سہی اہل ہنود کی بھی نمائندگی ہے۔ اس طرح یہ شمارہ حسینیت کی بین الاقوامیت کو نذر ہے۔

امید ہے ہمارے اہل نظر قارئین کرام ہماری اس حقیر کاوش کو پذیرائی اور قدردانی کا شرف بخشیں گے۔

م۔ر۔عابد